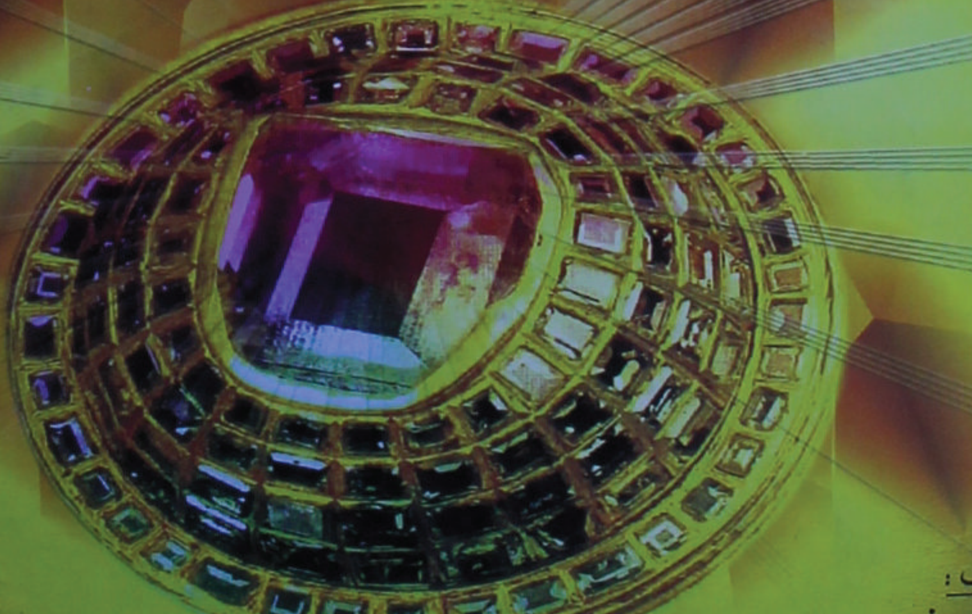
اليواقيت والجواهر

في بيانِ عقائدِ الأكابر

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے
عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ



تصنیفِ لطیف :
قطبِ ربانی، ہیکلِ صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ
سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم :
رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج
صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الأکابرِ

تصنیفِ لطیف :

قطبِ ربانی [illegible] عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مُترجم :

رئیس المتکلمین عالمِ باعمل پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ---------- الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

تصنیف لطیف ---------- سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم ---------- صاحبزادہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

زیر اہتمام ---------- صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ قادری

صفحات ---------- [illegible]

سن اشاعت ---------- شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ، ستمبر ۲۰۰۶ء

ناشر ---------- سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری

مطبع ---------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ ---------- 1N118

قیمت ---------- 350/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
[illegible]

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ
[illegible] راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ المدینہ
[illegible] ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 37۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7322770

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد کلبرگ اے فیصل آباد فون 2626046

اور یہ معلوم ہے کہ صفات معانی کا قیام اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ محال ہے جس طرح کہ یہ محال ہے کہ عظمت اس کی ذات کی صفت ہو۔ اور یہ اس وجہ سے جو آخرت میں بعض مخلوق کا بعض تجلیات سے انکار وارد ہوا ہے باوجود اس کے کہ وہ، وہ ہے اور جب دونوں وجوہ باطل ہوئیں تو باقی نہ رہا مگر یہ کہ عظمت صفت عبد ہو اور اسی لئے جب بادشاہ اپنی معروف وضع کے خلاف اجنبی ہو کر اپنے شہر کی سڑکوں پر نکلے تو کسی کے دل میں اس کی تعظیم قائم نہیں ہوتی۔ اور اگر عظمت اس کی صفت ہوتی تو اسے اس کی اجنبیت کی حالت میں جو بھی دیکھتا اس کی تعظیم کرتا۔

حق تعالیٰ صفات خلق سے متصف نہیں

اور اس باب میں یہ بھی فرمایا: اس سے پرہیز کر کہ تو کہے کہ حق تعالیٰ اپنی خلق کی صفات سے متصف ہے جیسا کہ اخبار صفات اس کا مفہوم دیتی ہیں۔ کیونکہ یہ سوء ادب ہے۔ تو اس کی خلق کی صفات میں جو نقص ہے وہ حادث ہونے کی حیثیت سے ہے۔ اور ادب تو یہ ہے کہ تو ان صفات کو اس کی طرف منسوب کرے اور کیفیت متعین کیے بغیر ان پر ایمان لائے۔ اور جس نے ان کی تاویل کی یا تردید کی وہ راہ صواب سے بھٹک گیا۔ کیونکہ تاویل میں مقام ایمان کا کمال فوت ہو جاتا ہے۔ اصل ایمان فوت نہیں ہوتا۔ کیونکہ تاویل کرنے والے کا اگر حق تعالیٰ کے بارے میں اس صفت کی صحت کا اعتقاد نہ ہوتا تو اس کی تاویل میں مشغول نہ ہوتا۔ انتہی

اور میں نے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اخبار صفات کی تاویل کرنے سے پرہیز کر کیونکہ اس میں شیطان کا خفیہ فریب ہے تاکہ مومن اللہ تعالیٰ کے نازل فرمودہ امر پر بعینہ ایمان لانے کا شرف ضائع کر بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون (البقرۃ آیت ۲۸۵) رسول علیہ السلام اس پر ایمان لائے جو اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اتارا گیا اور مومن)۔ جبکہ یہ تاویل کرنے والا حقیقت میں ایمان نہیں لایا مگر اس تاویل پر جو اس نے اپنی عقل کے ساتھ کی ہے۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کے نازل فرمودہ امر پر بعینہ ایمان لانا فوت ہو گیا پس اس پر غور کرنا چاہیئے۔ انتہی

اعلیٰ معارف اولیاء

اگر کہا جائے کہ معارف اولیاء کا اعلیٰ مقام کیا ہے۔ اور کیا کوئی کیف حق کا ادراک کر سکتا ہے جب تجلی فرمائے؟

تو اس کا جواب ۲۷۶ ویں باب میں شیخ نے یہ دیا ہے کہ اولیاء کے لئے معارف کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ ان میں سے کوئی ان کے قلوب کے لئے تجلیات الٰہیہ کو ان کے ورود کی حیثیت سے پہنچانے۔ پس وہ پہنچانے کہ کس نے تجلی فرمائی۔ اور کیوں تجلی فرمائی۔ تو یہ حق جل وعلا کے خصائص میں سے ہے اسے کوئی ملک مقرب جانے نہ نبی مرسل۔ اور یہ اس لئے کہ اصل میں ذات سے ناواقفیت ہے۔ تو اس کی تجلی کی کیفیت کا علم غیر حاصل۔ نہ ہی مخلوق میں سے کوئی اس کا ادراک کرنے والا۔

تجلیات اخروی کے متعلق منکر کون؟

اگر تو کہے کہ تجلیات اخروی کے بارے میں انکار کرنے والے کون ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تین قسم کے لوگ ہیں۔ ہر قسم اپنے مافوق کا انکار کرتی ہے۔ کیونکہ وہاں صرف چار اقسام ہیں۔ اسلام۔